اذان قبر اور انگوٹھے
چومنے کا ثبوت
مصنف
حضرت علامہ مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ
تلخیص و تسہیل و ترتیب
محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی
شائع کردہ مؤسسۂ مِرأۃُ الدعوۃِ الاِسلامِیہ پیلی بھیت شریف یوپی

تصنیفات مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب صدیقی علیہ الرحمہ داناپوری

(۱) مقالات طیب اول دوم
(۲) جمعہ کی اذان ثانی اور مسئلۂ اقامت
(۳) اقوم البیان
(۴) نعرۂ حقانیت
(۵) رسالہ علم غیب
(۶) قہر خداوندی
(۷) برق الملفوظ
(۸) سنان قادری
(۹) توضیح حق وہدیٰ
(۱۰) حاتم اصم کے وصایائے مقدسہ
(۱۱) مسلمانو! حق وباطل کو پہچانوں اول دوم
(۱۲) العضوب السنیہ
(۱۳) صمصام المدینہ
(۱۴) اکمال الیقین
(۱۵) تجانب اہل السنہ
(۱۶) داڑھی کے احکام
(۱۷) مشرقی کا غلط مذہب آٹھ حصے
(۱۸) پیغام معراج تین حصے
(۱۹) الحکم والرحمہ فی اذان الجمعہ
(۲۰) مناظرۂ ادری
(۲۱) مناظرۂ ملتان
(۲۲) حکم شریعت
(۲۳) خدمت خلق اور ترقی کا راز
(۲۴) معراج شریف کا مختصر بیان
(۲۵) فتاوائے طیب (زیر ترتیب)
(۲۶) عید میلاد کا ثبوت
(۲۷) قبر پر اذان کا ثبوت
(۲۸) بیاض قادری
(۲۹) مباحثۂ اہلسنت ووہابیہ
(۳۰) لیڈروں کی سیاہ کاریاں

شائع کردہ:
مُؤسَّسَۃُ مِرْأۃُ الدَّعْوَۃِ الْاِسْلَامِیَہ
گلڑیا سکولہ، پیلی بھیت شریف یوپی پن۔ 262001

اشاعت بسلسلۂ جشن صد سالہ حضور محدث سورتی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمہ
۱۳۳۴ھ تا ۱۴۳۴ھ

میثم قادری

اذان قبر اور انگوٹھے چومنے کا ثبوت

مصنف

ضیغم اسلام وسنیت، قاطع کفر وبدعت، اطیب العلماء، مفتی جاورہ حضرت علامہ
مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ صدیقی داناپوری ثم پیلی بھیتی

ترتیب، تسہیل، تصحیح

محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی
موبائل 09719703910

شائع کردہ

مؤسسہ مِرأۃُ الدعوۃِ الاسلامیہ
گلڑیا، سکولہ ضلع پیلی بھیت شریف

سلسلۂ مطبوعات نمبر 67

نام کتاب: اذان قبر اور انگوٹھے چومنے کا ثبوت

نام مصنف: حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ

ترتیب وتصحیح: محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

تعداد اشاعت: دوہزار 2000

ملنے کا پتہ: مؤسسہ مِراۃُ الدعوۃِ الاسلامیہ،
گلڑیا، سکولہ ضلع پیلی بھیت شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

قارئین کرام! فقیر قادری جس طرح ۱۹۹۱ء سے مفتی جاورہ حضرت علامہ الشاہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ دانا پوری ثم پیلی بھیتی کے علمی وقلمی سرمائے کی تلاش وجستجو میں لگا ہوا ہے۔ اسی طرح اس کو مناسب تلخیص وتسہیل اور مقتضائے وقت کے تحت مختلف مراحل سے گزار کر اس کی نشر واشاعت میں بھی مصروف ہے، حالانکہ یہ نہایت ہی مشکل اور دشوار کن کام ہے، مگر پھر بھی ہماری محنت رائیگاں نہیں گئی، بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ خاصی حد تک کامیابی ملی اور مخلص احباب نے ہر موڑ پر ہمارا ساتھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر کئی موضوعات پر کام ہونے کے باوجود مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے اٹھارہ رسائل اور کئی ہینڈ بل واشتہارات شائع کئے جاچکے ہیں۔ الحمدللہ رب العالمین

زیر نظر رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو کہ "اذان قبر کا ثبوت" کے عنوان سے ایک مرتبہ ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف میں چھپ چکا ہے اور اب ادارہ
''مراۃُ الدعوۃِ الاسلامیہ پیلی بھیت شریف''
کی طرف سے کتابی کی شکل میں پیش کیا جارہا ہے اور آخر میں شہزادہ مفتی جاورہ حضرت مولانا محمود رضا صاحب علیہ الرحمہ کا ایک نہایت ہی اہم مضمون بنام "انگوٹھے چومنے کا ثبوت" شامل اشاعت ہے اگرچہ ان دونوں مضامین کا تعلق مسائل فرعیہ سے ہے مگر مضامین مصنف کی تحریری انفرادیت وخصوصیت کی وجہ سے نہایت ہی اہم اور قابل مطالعہ ہیں۔ خصوصاً اس علمی زوال اور قحط مطالعہ کے دور جدید میں مختصر اور آسان زبان مضامین کی افادیت میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ اللہ توفیق خیر دے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقیر محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

قبر پر اذان کا ثبوت

سوال نمبر ۱: ہم نے کسی سے سنا ہے کہ قبر پر اذان دینا بڑا ثواب ہے مگر صرف سنا ہے کسی کتاب یا حدیث یا قرآن پاک میں نہیں دیکھا اور کوئی اس کا پورا ثبوت بھی نہیں پایا جاتا کہ یہ سلسلہ کب سے شروع ہوا حضور اکرم ﷺ کے بعد یا آپ کے سامنے ہم آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے متعلق آپ کے پاس کوئی ثبوت ہو تو مطلع فرمائیں، جواب میں حدیث یا قرآن یا کسی کتاب کا حوالہ ضرور دیں کہ قبر پر اذان دینا کب سے چالو ہوا یا تو حضور ﷺ نے فرمایا تو اس کے کون سے صحابہ راوی ہیں ان کا نام تحریر فرمائیں ہم ابھی تک یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ قبر پر اذان دینا جائز نہیں ہے ہمارے یہاں ایک عالم ہیں وہ قطعی قبر پر اذان دینے سے انکار کرتے ہیں۔ از: عبدالحمید و حافظ سعید ترولی راجستھان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب: حق یہ ہے کہ بعد دفن قبر پر اذان کا جواز یقینی ہے شرع مطہر سے اسکی ممانعت پر ہرگز کوئی دلیل نہیں اور جس امر سے شرع مطہر منع نہ فرمائے ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتا، قائلین جواز کے لئے اسی قدر کافی کہ متمسک باصل ہیں اور متمسک باصل محتاج دلیل نہیں ہاں اسکی ناجوازی کا قائل دو باتوں میں سے ایک کا ثبوت دے

(۱) اس کام میں فی نفسہ شر ہے۔

(۲) یا شریعت مطہرہ نے اس کام سے منع فرمایا۔

جب شریعت مطہرہ سے منع اور نہ نفس اذان میں شر، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشاد سے جائز، دار قطنی نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

انّ اللہ فرض فرائض فلاتضیعوھا وحرم حرمات فلاتنتھکوھا وحد حدودا فلاتعدوھا و سکت عن اشیاء من غیر نسیان فلاتبحثوھا عنھا۔ (بیشک اللہ عزّ وجل نے کچھ باتیں فرض کی ہیں انھیں نہ چھوڑو اور کچھ حرام فرمائی ہیں ان پر جرائت نہ کرو اور کچھ حدیں باندھی ہیں ان سے آگے نہ بڑھو، اور کچھ باتوں کا حکم قصداً بیان نہ فرمایا ان کی تفتیش نہ کرو)

ترمذی وابن ماجہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی الحلال ما احل اللہ فی کتابہ و الحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفا عنہ۔
(جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا وہ حلال ہے اور جو کچھ حرام فرمایا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ کیا وہ معاف ہے)

سنن وابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ما احل اللہ فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت فھو عفو (جسے اللہ و رسول نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جسے حرام کیا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ کیا وہ معاف ہے)

اللہ عزّ وجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے: ما اٰتکم الرسول فخذہ وما نھاکم عنہ فانتھو۔ (جو کچھ رسول تمھیں عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو)

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ جس کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا وہ نہ گناہ، نہ واجب، قائلین جواز کے لئے اسی قدر کافی، جو مدعی ممانعت ہو وہ دلائل شرعیہ سے اپنا دعویٰ ثابت کرے۔ پھر بھی مقام تبرع میں آکر اس اذان کی اصل احادیث کثیرہ سے مستنبط ہو سکتی ہے

اولاً: وارد کہ بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے تو شیطان رجیم وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ امام ترمذی محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں ان

الـمیت اذاسُئِل من ربك ترائى له الشيطان فيشير الى نفسه انى انا ربك فلهذا
وردسوال التثبيت حين يسئل جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرارب کون ہے؟ تو
شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرارب ہوں اسی لئے حکم آیا
ہے کہ میت کے لئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں،

امام ترمذی فرماتے ہیں ویوئید من الاخبارقول النبی صلی اللہ تعالیٰ وعلی
آلہ و سلم عند دفن المیت اللھم اجرہ من الشیطان فلو لم یکن للشیطان ھنالك
سبیل مادعی ﷺ بذالك وہ حدیثیں اس کی مؤید ہیں جن میں وارد ہے کہ حضور اقدس ﷺ
میت کو دفن کرتے وقت دعا فرماتے کہ الٰہی اسے شیطان سے بچا، اگر وہاں شیطان کا کچھ دخل
نہ ہوتا تو حضور ﷺ وہ دعا کیوں فرماتے اور صحیح حدیثوں میں ہے کہ اذان شیطان کو دفع کرتی ہے

صحیح بخاری ومسلم وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اکرم
ﷺ فرماتے ہیں اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص جب مؤذن اذان کہتا
ہے شیطان پیٹھ پھیر کر گوز ماتا ہوا بھاگتا ہے،

صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے واضح کہ چھتیس میل تک بھاگتا ہے اور خود
حدیث میں حکم آیا ہے کہ جب شیطان کا ڈر ہو تو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائیگا (اخـــراج
الطبرانی فی اوسط معاجیمہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ) جب ثابت ہولیا کہ وہ
وقت عیاذاً باللہ مداخلت شیطان کا ہے اور ارشاد ہوا کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے اور ہمیں حکم
ہوا کہ اسکے دفع کو اذان کہو تو یہ اذان خاص حدیثوں سے مستنبط بلکہ عین ارشاد شارع کے مطابق
اور مسلمان بھائی کی عمدہ امداد اور اعانت ہوئی کہ اسکی خوبیوں سے احادیث مالامال ہیں۔

ثانیاً: امام احمد وطبرانی وبیہقی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے راوی لما دفن
سعد بن معاذ زاد فی روایتہ وسویٰ علیہ سبح النبی ﷺ وسبح الناس معہ طویلا

ثم کبرہ وکبر الناس ثم قالوایارسول اللہ لماسبحت (زاد فی روایت)ثم کبرت
قال لقد تضایق علیٰ ھذا الرجل الصالح قبرہ ــــــ حتی فرج اللہ تعالی عنہ
(جب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہو چکے اور قبر درست کردی گئی، نبی ﷺ دیر تک
سبحن اللہ سبحن اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر حضور
اللہ اکبر، اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ کرام نے بھی حضور ﷺ کے ساتھ کہا پھر صحابہ نے
عرض کی یارسول اللہ ﷺ حضور اولاً تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے ارشاد فرمایا اس نیک مرد پر
اس کی قبر تنگ ہوگئی تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور کی اور قبر کشادہ
فرمادی، علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں ای مازالت اکبر و تکبرون واسبح و
تسبحون حتی فرجہ اللہ یعنی حدیث کے معنیٰ ہیں کہ برابر میں اور تم اللہ اکبر، اللہ اکبر پھر
سبحٰن اللہ سبحٰن اللہ کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس تنگی سے اسے نجات دی۔ اس
حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اکرم ﷺ نے میت پر آسانی کے لئے بعد دفن قبر پر اللہ اکبر
، اللہ اکبر بار بار فرمایا ہے اور یہی کلمہ اذان میں چھ بار ہے تو عین سنت ہوا رعایت یہ کہ اذان
میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات بھی ہیں تو اب انکی زیادت نہ معاذ اللہ کچھ مضر نہ اس امر
مسنون میں کچھ مخل نہ منافی بلکہ زیادہ مفید و مؤید مقصود ہے کہ رحمت الٰہی اتارنے کے لئے
ذکر خدا کرنا مقصود تھا دیکھو یہ بعینہ وہ مسلک ہے جو دربارۂ تلبیہ اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ
عنہم کو ملحوظ ہوا اور ہمارے ائمہ کرام نے اختیار فرمایا ہدایہ میں ہے لا ینبغی ان یخل بشئی
من ھذہ الکلمات لانہ ھو منقول فلا ینقص عنہ ولوزاد فیھا جاز لان المقصود
الثناء واظھار العبودیۃ فلایمنع من الزیادۃالیہ۔(الخ ملخصا) یعنی ان کلمات میں کمی
نہ چاہئے کہ یہی نبی کریم ﷺ سے منقول ہے تو اس سے گھٹائے نہیں اور اگر بڑھائے تو جائز
ہے کہ مقصود اللہ تعالی کی تعریف اور اظہار عبودیت ہے، تو یہ کلمہ زیادہ کرنے کی ممانعت نہیں

والحمدللہ رب العالمین۔

ثالثاً: بالاتفاق سنت اور حدیثوں سے ثابت اور فقہ میں مثبت کہ میت کے پاس نزع میں کلمہ طیبہ کہتے رہیں اور اسے سن کر یاد ہو حدیث متواتر میں ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ اپنے مُردوں کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ اب جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمہ اسلام سکھانے کی حاجت کہ بحولہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو اور شیطان لعین کے بہکانے میں نہ آئے اور جو دفن ہو چکا وہ حقیقۃً مردہ ہے اور اسے بھی کلمہ اسلام سکھانے کی ضرورت کہ بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے دھوکے میں نہ آئے اور بلا شبہ یہی کلمہ اذان میں تین جگہ موجود (لا الہ الا اللہ) بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں ان کے سوال تین ہیں

(۱) من ربك تیرا رب کون ہے

(۲) مادینك تیرا دین کیا ہے

(۳) ما کنت تقول فی هذا الرجل تو اس مرد یعنی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا۔

اب اذان کی ابتدا میں اللہ اکبر چار بار اشهد ان لا الہ الا اللہ دو بار اور آخر میں اللہ اکبر ،اللہ اکبر لا الہ الا اللہ موجود، جو سوال من ربك کا جواب سکھائیں گے ان کے سنتے ہی یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے اشهد ان محمد رسول اللہ سوال ما کنت تقول فی هذا الرجل کا جواب تعلیم فرمائیں گے کہ میں ان کو اللہ کا رسول جانتا تھا حی علی الصلوٰۃ ،حی علی الفلاح سوال مادینك کے جواب کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن وستون ہے الصلوٰۃ عماد الدین ،تو بعد دفن اذان دینا عین اس ارشاد کی تعمیل ہے جو نبی کریم ﷺ نے حدیث متواتر مذکور میں فرمایا۔

اب یہ کلام سماع وموتی وتلقین اموات کی طرف منجر ہوگا تو وہ بھی احادیث واقوال ائمہ دین وعلمائے کاملین سے ثابت ہے کہ مُردوں کا سننا، دیکھنا، سمجھنا، قطعاً حق ہے اور اس پر اہل سنت وجماعت کا اجماع قائم اور اس کا انکار نہ کریگا مگر غبی، جاہل یا معاند، مبطل جیسے وہابی، دیوبندی کہ یہ خبثاء مُردوں سے ہر خیر وبرکت کے منکر ہیں والعیاذ باللہ العزیز القادر۔

ان مباحث جلیلہ کی جسے تفصیل دیکھنا ہو وہ امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتابوں مثلاً ایذان الاجر و حیات الموات وغیرہ کی طرف رجوع لائے واللہ تعالیٰ اعلم،

سوال نمبر۲: ایک شخص بہ عمل اہل سنت وجماعت کا انتقال ہوا، آگے جنازے کے نعت شریف پڑھتے ہوئے قبرستان لے گئے اس میں چند اشخاص معترض ہوئے کہ کتاب رکن دین میں کلمہ طیبہ کو جہر سے پڑھنا اور دائیں بائیں چلنا بحوالہ عالمگیری مکروہ ہے انکا یہ اعتراض ہے کہ میت کے آگے نعت شریف یا کلمہ شریف جہر کے ساتھ پڑھنا منع ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، ہم لوگوں نے بحوالہ جاء الحق وزہق الباطل جواب دیا بلکہ مجلد کتاب پیش کی جس پر ان لوگوں نے کہا یہ عقلی دلائل ہیں کسی حدیث وفقہ سے ثابت نہیں (حالانکہ کتاب مذکورہ میں احادیث کے حوالے موجود ہیں) اگر ہے تو اس کا جواب دیا جائے اس کا انتشار پھیلا ہوا ہے میت کے متعلق کوئی نظم جدید بابت اوصاف میت وغیرہ سوائے نعت شریف کے نہیں پڑھتے اس پر معترض صاحبان نے حسب ذیل سوالات قائم کر کے مسجد فتحپوری مدرسہ امینیہ دہلی کے عالم صاحبان سے جواب منگوائے جو کہ مفصل درج ذیل ہیں اس سلسلہ میں جناب والا کو تکلیف دی جاتی ہے کہ عام فہم زبان میں مندرجہ بالا مسئلہ کی بابت تسلی بخش جواب سے مطلع فرمائیں۔

سوال (۱) معترض اشخاص صاحبان۔

جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے چند لوگ نعت خوانی کرتے ہیں اور میت کے اوصاف بیان کرتے ہیں یہ درست ہے کہ نہیں اس کے متعلق حکم بحوالۂ حدیث تحریر فرمائیں۔

از: صغیر محمد قادری صاحب سہسوان۔

(نوٹ اوصاف میت کا سوال خود اضافہ کرکے جواب منگایا ہے)

جواب: جو کہ عالم صاحب مسجد فتحپوری دہلی نے دیئے

یہ خلاف سنت ہے میت کے اوصاف بیان نہ کرنا چاہیئے۔ جنازے کے ساتھ نعت خوانی کرنا اور میت کے اوصاف بیان کرنے کا ثبوت شرعاً نہیں ہے۔

سوال (۲) میت کو دفن کرکے قبر پر اذان دیتے ہیں حکم بحوالۂ حدیث دیں۔

جواب: عالم صاحب مسجد فتحپوری

اسکے متعلق احادیث میں اجازت و ممانعت میں کچھ وارد نہیں لیکن چونکہ اس میں فائدہ کی امید کی جاتی ہے اس لئے یہ فعل مباحات سے ہے چنانچہ اس سے نکیرین کے سوالات کا جواب یاد آجاتا ہے اور شیطان کے دفع کرنے کے لئے اثر رکھتی ہے اور اس وقت شیطان کا آنا بھی ثابت ہے حدیث میں آیا ہے نیز میت کے لئے دعا کی بھی امید کی جاتی ہے حدیث میں آیا ہے اس قسم کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں پس احتیاط تو اسی میں ہے کہ یہ فعل نہ کیا جائے لیکن اس کے قائل پر انکار نہیں کیا جاسکتا بشرطیکہ سنت سمجھ کر نہ کرتا ہو۔

جواب: عالم صاحب مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب: یہ بھی ثابت نہیں اس لئے واجب الترک ہے۔

جواب: مفتیِ شہر جاورہ، رتلام۔

الجواب: (۱) اگر میت کے اوصاف نہ بیان کئے جائیں بلکہ صرف رسول کریم ﷺ کی نعت ہو تو جائز کہ شریعت سے اس کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں اس کو ناجائز کہنے والا شریعت پر

افترا کرتا ہے اسکو توبہ کرنی چاہئے جواز کے لئے اتنی دلیل کافی ہے کہ اس کی ناجوازی کی کوئی دلیل شرعی نہیں وہابیوں، دیوبندیوں کی تو زبان ہی شریعت ہے جس کو چاہیں ناجائز کہدیں ان کو دلیل شرعی کی ضرورت ہی نہیں لعنت ایسے مذہب پر اور اللہ تعالیٰ سنیوں کو ان کے مکروشرو فریب سے بچائے آمین۔

(۲) اذانِ قبر کو ناجائز کہنے والے اپنی طرف سے شریعت مطہرہ میں اضافہ کررہے ہیں اور ثابت کررہے ہیں کہ آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ معاذ اللہ غلط ہے اگر کسی میں ہمت ہو تو بتائیے کہ شریعت مطہرہ نے اسے کہاں حرام وناجائز کہا ہے اور شریعت مطہرہ نے اسے حرام و جائز نہیں کہا تو کسی کو کیا حق ہے وہ حرام وناجائز کہے، جبکہ اس کا ماخذ حدیث شریف سے ثابت ہے تفصیل دیکھنا ہو تو اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رسالۂ مبارکہ ایذان الاجر فی اذان القبر ملاحظہ ہو واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فقیر ابوطاہر محمد طیب صدیقی قادری غفرلہ

فرمان اعلیٰ حضرت

مال جمع کرنے کے لیئے وعظ کہنا
یہود ونصاریٰ کی گمراہیوں سے ہے

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص ۱۲۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انگوٹھے چومنے کا ثبوت

از: شہزادۂ مفتی جاورہ حضرت مولانا مفتی محمود انوار رضا صاحب قادری علیہ الرحمہ پیلی بھیتی

غلامان مصطفےٰ ﷺ کی رحمت عالم سے محبت وعقیدت کے اظہار کے انداز وطریقے جداگانہ ہوتے ہیں ان ہی طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ جب موذن نے اذان میں سرکار دوعالم ﷺ کا نام نامی لیا تو مقدس نام کو سنتے ہی غلامان مصطفیٰ ﷺ نے اپنے انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں سے لگائے بظاہر یہ بہت ہی سادہ سا عمل ہے مگر اس عمل میں برکتوں رحمتوں کا بحر ذخار موجزن ہے اور دنیا وآخرت کے بڑے بڑے فوائد ہیں۔ پہلے وہ احادیث کریمہ پیش ہیں جن کی برکت ورحمت دنیا ہی میں معلوم ہوجاتی ہے۔

حدیث نمبر(۱): عن الخضر علیه السلام انه قال من قال حين يسمع المؤذن يقول اشهد انّ محمّداً رسول الله مرحبًا بحبيبي وقرة عيني محمد بن عبد الله ﷺ ثم يقبل ابهاميه و يجعلها علىٰ عينيه لم يرمد ابدًا مقاصد حسنه

ترجمہ: سیدنا حضرت خضر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بیشک انہوں نے فرمایا کہ جب موذّن سے سنے وہ کہہ رہا ہے اشهد انّ محمّداً رسول الله تو مرحبًا بحبيبي وقرة عيني محمد بن عبد الله ﷺ کہے پھر چومے اپنے دونوں انگوٹھوں کو اور رکھے دونوں انگوٹھے کو اپنی دونوں آنکھوں پر کبھی آنکھیں نہ دکھیں۔

حدیث نمبر(۲) وقال الطاؤسی انه سمع من الشمس محمدبن ابی نصر بخاری خواجه حديث مَنْ قبّل عِندَ سماعه من المؤذّن كلمة الشهادة ظفري ابهاميه ومسهما علىٰ عينيه فقال عند المس اللهمّ احفظ حدَقتي و نورهما ببركاة حدقتي محمد رسول الله ﷺ و نوّرهما لم يعم : مقاصد حسنه

ترجمہ: حضرت طاؤسی نے فرمایا انھوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے حدیث سنی کہ جو شخص موذن سے کلمہ شہادت سنکر اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے اور یہ دعا پڑھے اللهم احفظ حدقتي و نورهما ببركة حدقتي محمد رسول الله ﷺ و نوّرهما ۔ وہ اندھا نہ ہوگا۔

حدیث نمبر(۳) عن الحسن رضى الله تعالىٰ عنه انهٗ قال من قال حين يسمع المؤذن يقول اشهد انّ محمد رسول الله مرحبًا بحبيبي وقرة عيني محمد بن عبد الله ﷺ و يقبل ابهاميه و يجعلهما علىٰ عينيه لم يعم لم يرمد ابدًا۔ مقاصد حسنه

ترجمہ: سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بیشک انھوں نے فرمایا کہ جس وقت موذن سے سنے کہ وہ کہہ رہا ہے اشهد ان محمد رسول الله تو مرحبا بحبيبي و قرة عيني محمد بن عبدا لله کہے اور چومے اپنے دونوں انگوٹھوں کو اور رکھے اپنی دونوں آنکھوں پر نہ وہ اندھا ہو اور نہ آنکھیں دکھیں درقوت انقلاب در قوت القلوب

حدیث نمبر(۴) حضرت شيخ امام ابو طالب محمد بن مكى رفع الله درجه روايت كرده از ابن عينيه كه حضرت پيغمبر خدا ﷺ بمسجد در آمد و ابو بكر رضى الله تعالىٰ عنهٗ ظفر ابهامين چشم خودرا مسح كرد و گفت قرة عينى بك يارسول الله وچون بلال رضى الله تعالىٰ عنه اذا ذان فراغتى روئے نمود حضرت رسول الله فرمود كه ابابكر هر كه بگويد آنچه تو گفتى از روئے شوق بلقائے من وبكند آنچه توكردى خدائے در گذار ودوگناهان وبر آنچه باشد نوواكهنه خطاء و عمدا نهاں وآشكارا در مضمرات برين وجه نقل كرده وقال

علیہ السلام من سمع اسمی فی الاذان فقبّل ظفری ابھامیہ و مسح علی عینیہ لم یعم ابداً (تعلیقات جدیدہ حاشیہ تفسیر جلالین ص: ۳۵۷)

ترجمہ: اور حضرت شیخ امام ابو طالب محمد بن مکی بلند کرے اللہ تعالیٰ ان کے رتبے کو، کہ کتاب قوت القلوب میں سیدنا ابن عینیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں سے اپنی آنکھوں کو ملا اور کہا: قرۃ عینی بك یارسول اللہ اور جب سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فراغت پاکر حاضر ہوئے تو رحمت عالم ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر جو شخص وہ کہے جو تو نے کہا اور جو شخص وہ کرے جو تو نے کیا شوق اور میری محبت کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیگا اس کے گناہ کتنے ہی ہوں نئے ہوں کہ پرانے قصداً ہوں کہ بھول کر چھپے ہوئے ہوں کہ ظاہر ایسے ہی جامع المضمرات میں نقل کیا ہے کہ سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے اذان میں میرا نام مبارک سنا پھر اس نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوما اور اپنی دونوں آنکھوں پر لگایا وہ کبھی اندھا نہ ہو۔

محترم قارئین ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں دنیا کے دو فائدے اظہر من الشمس ہیں۔

۱۔ انگوٹھے چومنے سے آنکھوں کا نہ دکھنا۔

۲۔ اندھا نہ ہونا

سبحان اللہ وعلیٰ احسانہ ببرکت حبیبہ اور ان کے علاوہ نہ معلوم کتنے فائدے مضمر ہوں گے۔

آخرت میں انگوٹھے چومنے کے انعامات

اب وہ احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں جن میں ہمارے لئے آخرت کے فوائد کا ذکر ہے عاشق رسول کے لئے ایک حدیث ہی کافی ہے اور منافق ومعاند کیلئے دفتر کے دفتر

بیکار ہیں۔

حدیث نمبر(۱) روی عن النبی ﷺ انہ قال من سمع اسمی فی الاذان وضع ابھامیہ علیٰ عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامۃ و قائدہ الی الجنۃ۔ (صلوٰۃ مسعودی جلد۲ رصفحہ۹۴)

ترجمہ: روایت کیا گیا نبی ﷺ سے بتحقیق انھوں نے فرمایا جس نے اذان میں میرا نام سنا اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنی آنکھوں پر رکھا تو میں اس کو تلاش کروں گا میدان قیامت کی صفوں میں اور میں اس کی رہبری فرماؤں گا جنّت کی طرف۔

حدیث نمبر(۲) ذکرہ الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ عنہ انہ لما سمع قول المؤذن اشھد انّ محمد رسول اللہ قال ھذا رضیت باللہ باالاسلام دیناً وبمحمد ﷺ نبیاً و قبّل باطن الانملتین السبّابتین ومسح عینیہ فقال ﷺ من فعل مثل مافعل خلیلی فقد حلّت لہ شفاعتی۔ مقاصد حسنہ۔

ترجمہ: ذکر کیا اس کو دیلمی نے اپنی کتاب مسند الفردوس میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بیشک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب مؤذن کا قول اشھد انّ محمد رسول اللہ سنا تو یہ دعا پڑھی اور شہادت کی انگلیوں کے پورے باطنی طرف سے چومے اور اپنی آنکھوں پر پھیرے تو رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا جس نے ایسا کیا جیسا کہ میرے دوست (صدیق) نے کیا تو اس کے لئے بیشک میری شفاعت حلال ہوگئی۔

دیکھا آپ نے یہ ہے رحمت عالم ﷺ کی رحمت لازوال کی رحمتیں خواہ عالم دنیا ہو یا عالم آخرت مگر وہ ہم سیہ کاران امت کو ہر جگہ اپنے رحم وکرم سے نوازرہے ہیں۔ بہر حال ہم تو امتی وغلام مصطفیٰ جان رحمت ﷺ ہیں مگر وہ جنہوں نے نہ تو حضور اکرم ﷺ کو دیکھا اور نہ ہی

امت میں ہیں، لیکن انہوں نے بھی سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام نامی اسم گرامی کو چوم لیا اور اس کی عزت وعظمت کی، تو رحمت دارین نے ان کو بھی اپنے دامن رحمت میں لے لیا ان کو سرکار دوعالم کی رحمت سے کچھ حصہ مل ہی گیا، غور فرمائیں کہ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص تھا جس نے دوسو سال اپنے خالق و مالک رب العزت جلّ جلالہ کی نافرمانی کی آخر ایک دن موت کا پیغام آگیا اور وہ دنیائے فانی سے رخصت ہوگیا اس کی لاش کو کوڑے پر پھینک دیا گیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے موسیٰ ہمارے اس بندے کو پوری عزّت ووقار کے ساتھ دفن کرو اور ہم سے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے رب العزّت سے عرض کیا کہ اے رب کریم عام طور پر مشہور ہے کہ یہ بہت گنہ گار ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ یہ شخص فاسق وفاجر وبدکار ہے اور دوسو سال تک تیری نافرمانی کی

ارشاد ربانی ہوتا ہے اے موسیٰ !الا انه کان کلما نشر التورات و نظر الیٰ اسم محمد (ﷺ) قبّله ووضعه علیٰ عینیه و صلّی علیه وسلم فشکرات له ذلك و غفرت ذنوبه۔

ترجمہ: معلوم ہو جب کبھی ہمارے اس بندے نے توریت شریف کھولی اور ہمارے محبوب اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا نام دیکھا تو اس نے اسے چوما اور اپنی دونوں آنکھوں سے لگایا اور اس پر درود شریف پڑھا اے موسیٰ تو ہم نے اسے نواز لیا اور اس کے سب گناہ بخش دیئے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نام اقدس ﷺ کو تعظیم وتوقیر کے ساتھ چومنا اور اپنی آنکھوں سے لگانا اپنے گناہوں کو مٹانا ہے دوسرے یہ کہ وسیلۂ مصطفیٰ سے بارگاہ رب العزت میں خود کو محبوب بنانا ہے فاسق وفاجر غیر امتی وہ بھی سخت گنہ گار دوسو سال کا نافرمان آقائے رحمت ﷺ کے صدقے میں بخشا جائے بارگاہ رب العزت میں مقبول محبوب ہو تو جب

غلامان رحمت عالم احترام وعقیدت وتعظیم وتکریم سے نام اقدس ﷺ کو چومیں یا متبرک نام کو سن کر انگوٹھے چومیں تو کیا رب تعالیٰ کے محبوب ومقبول نہیں ہونگے ضرور غلامان سرکار دوعالم ﷺ اپنے اس فعل مستحسن ومستحب کے صدقے میں محبوب ومقبول ہونگے اور دونوں جہاں کی رحمتوں سے نوازے جائیں گے۔

حدیث قدسی میں ہے رب کریم اپنے محبوب اعظم سے فرماتا ہے۔

و عزتی و جلالی لا اعذّب احداً تسمیٰ باسمك فی النار (دلائل النبوت شریف)

مجھے میرے عزت وجلال کی قسم میں اس کو عذاب نہیں دونگا جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا

ان احادیث کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار کی تعظیم وتوقیر جس طرح سے بھی کرے اس کو مغفرت کی سند ضرور مل جائے گی اور وہ محبّ رسول انعامات ربانی کا مستحق ہوجائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

تقبیل ابہامین فقہائے کرام کی نظر میں

کتب فقہ کی عبارات کے حوالے مندرج کئے جاتے ہیں جن سے یہ مسئلہ روز روشن کی طرح اور بھی واضح ہوجائیگا، جس سے معاندین ومخالفین کو مجال دم زدن نہیں رہے گی اور یہ وہ کتب ہیں جن کے حوالے وقت ضرورت منکرین ومنافقین بھی اپنی کتابوں میں پیش کرتے ہیں اور دنیائے اسلام میں یہ کتب مسلم الثبوت ہیں۔

حوالہ (۱) یستحب ان یقال عند سماع الاولیٰ من الشهادة صلی الله علیك یارسول الله عند الثانیة منها قرة عینی بك یارسول الله ثمّ یقول اللهمّ متعنی بالسمع و البصر بعد وضع ظفری الابهامین علی العینین فانه علیه السلام یکون قائداً له فی الجنه کذا فی کنز العباد قهستانی و نحوه فی الفتاویٰ الصوفیه وفی کتاب الفردوس من قبّل ظفری ابهامیه عند سماع اشهد انّ محمداً رسول الله

فی الاذان ان قائدہ و مدخلہ فی صفوف الجنہ ۔ وتمامہ فی حواشی البحر للرملی۔ (رد المختار معروف بہ شامی جلد ۱ صفحہ ۲۶۷)

ترجمہ: مستحب ہے یہ کہنا پہلی شہادت کے وقت صلی اللہ علیک یارسول اللہ اور دوسری شہادت کو سننے کے وقت قرۃ عینی بك یارسول اللہ پھر کہے اللھمّ متعنی بالسمع و البصر دونوں انگوٹھوں کو دونوں آنکھوں پر رکھنے کے بعد، اس لئے نبی اکرم ﷺ جنت کی طرف اس کی قیادت فرمائیں گے۔ ایسے ہی کنز العباد میں ہے اور اسی کے مثل فتاویٰ صوفیہ میں ہے اور کتاب الفردوس میں ہے کہ جس نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوما اذان میں اشھد انّ محمد رسول اللہ سننے کے وقت میں اس کی قیادت فرماؤں گا اور داخل فرماؤں گا جنت کی صفوں میں اور اس کی مکمل بحث بحر الرائق کے حواشی رملی میں ہے۔

حوالہ (۲) انہ یستحب ان یقا ل عند سماع الاولیٰ من الشھادتین البنی صلی اللہ علیك یارسول اللہ وعن سماع الثانیۃ قرۃ عینی بك یارسول اللہ اللھمّ متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ابھامیہ علیٰ عینیہ فانہ ﷺ یکون قائداًلہ فی الجنۃ ذکر الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً من مسح العینین بباطن الانملتین ال سبّابتین بعد تقبیلھما عند المؤذن اشھد انَّ محمّدرسول اللہ وقال اشھد انّ محمداً عبد ہ و رسولہ رضیت باللہ ربًا و بالاسلام دینًا و بمحمد ﷺ نبیًا حلت لہ شفاعتی کذا روی عن الخضر علیہ السلام و بمثلہ یعمل فی الفضائل۔ (کتاب طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح صفحہ ۱۲۲۲

ترجمہ: بیشک یہ مستحب ہے کہ کہے رسول اکرم ﷺ کی دونوں شہادتوں میں سے پہلی کے سننے کے وقت صلیٰ اللہ علیك یا رسول اللہ ﷺ دوسری شہادت کے سننے کے وقت قرۃ

عینی بك یا رسول اللہ اللھم متعنی بالسمع و البصر اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھنے کے بعد، اس لئے کہ قائد کونین ﷺ اس کی قیادت فرمائیں گے، جنت میں اور دیلمی نے کہا ہے کتاب مسند الفردوس میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے مرفوعاً جس نے شہادت کی انگلیوں کے پورے باطنی جانب سے آنکھوں کو لگائے چومنے کے بعد، مؤذن کے اشھد ان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت اور کہا اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربأو با السلام دیناً و محمدہ نبیاً تو حلال ہوگئی اس کے لئے بڑی شفاعت اور ایسے ہی سیدنا خضر علیہ السلام سے روایت کیا گیا اور اسی جیسی حدیثوں پر فضائل میں عمل کیا جاتا ہے

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری اپنی کتاب موضوعات میں فرماتے ہیں کہ اذا ثبت رفعہ الی الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فکیفی للعمل بہ بقولہ علیہ السلام علیکم بسنتی وسنۃ الخلافاء الراشدین۔

ترجمہ: جب اس حدیث کا رفع صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تک ثابت ہے (یعنی حدیث مرفوع ہے) تو اس پر عمل کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے حضور نبی کریم ﷺ کے اس قول کے سبب کہ تم پر لازم ہے میری سنت پر عمل کرنا۔

حوالہ (۳) و اعلم انہ یستحب ان یقال عبد سماع الاولیٰ من الشھادۃ الثانیۃ صلی اللہ علیك یارسول اللہ و عند سماع الثانیۃ قرۃ عینی بك یارسول اللہ ثمَّ یقال اللھمّ متعنی بالسمع و البصربعد وضع ظفر الابھامین علی العینین فانہ ﷺ یکون قائداً لہ الیٰ الجنۃ ۔ (جامع الرموز صفحہ ۸۰)

ترجمہ: اور معلوم ہو یہ کہ مستحب ہے کہنا دوسری شہادت میں سے پہلی کو سننے کے وقت صلی اللہ علیك یارسول اللہ اور دوسری کو سننے کے بعد قرۃ عینی بك یارسول اللہ کہے پھر

کہے اللھم متعنی بالسمع والبصر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو دونوں آنکھوں پر رکھنے کے بعد اس لئے کہ رحمت کون ومکاں علیہ السلام اس کے لئے قائد ہوں گے۔ جنت کی طرف۔

حواله (٤) اعلم انه يستحب ان يقال عند سماع الاولیٰ من الشهادة الثانية صلى الله عليك يا رسول الله ثم يقال اللهم متعنى بالسمع و البصر بعد وضع ظفر الابهامين على العينين فانه ﷺ قائداً له الى الجنة (تعليقات جديده حاشيه تفسيرات جلالين شريف صفحه ٣٥٧)

ترجمہ: یقین کرے کہ مستحب ہے یہ کہنا پہلی شہادت کے سننے کے وقت دوسری شہادت سے صلی الله علیك یا رسول الله اور دوسری شہادت کے سننے کے وقت کہے قرۃُ عینی بك یا رسول الله پھر کہا جائے اللھم متعنی بالسمع و البصر بعد وضع ظفری الابھامین ،دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو دونوں آنکھوں پر رکھنے کے بعد اس لئے سید عالم ﷺ قائد ہونگے جنت کی طرف۔

انگوٹھے چومنے کے بارے میں ایک حدیث سے آدم علیہ السلام کی سنت کریمہ ہونا بھی ظاہر ہے۔

ان شواہد وبراہین کی روشنی میں اظہر من الشمس ہوگیا کہ نام نامی حضور ﷺ کا سن کر انگوٹھے چومنا مستحسن ومستحب ہے، بغیر دلیل شرعی حرام وناجائز اور شرک وبدعت کہنا معاندین ومخالفین رسول ہی کا کام ہے، رب الارباب جل مجدہ اپنے پیارے رسول محبوب اعظم ﷺ کے طفیل میں ایسے بدمذہبوں گمراہوں کے مکر وفریب سے ہم کو آپ کو محفوظ رکھے۔ آمین بحق سید المرسلین ﷺ۔

اطیب العلماء حضرت علامہ الشاہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب صدیقی داناپوری علیہ الرحمہ کے چھ اہم ترین رسائل کا مجموعہ بنام

رسائل طیب

حصہ اوّل

مرتب ۔ محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

تفصیلات رسائل حصہ اوّل

اطیب العلماء حضرت علامہ الشاہ مفتی ابوطاہر
محمد طیب صاحب صدیقی داناپوری علیہ الرحمہ کے
چھ اہم ترین رسائل کا مجموعہ بنام

رسائل طیب

حصہ دوم

مرتب ــ محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

تفصیلات رسائل حصہ دوم

۱۔ مسلمانو! حق و باطل کو پہچانو
۲۔ حاتم اصم کے وصایائے مقدسہ
۳۔ عید میلاد کا ثبوت
۴۔ قبر پر اذان اور انگوٹھے
چومنے کا ثبوت
۵۔ خدمت خلق اور ترقی کا راز
۶۔ نعرۂ حقانیت
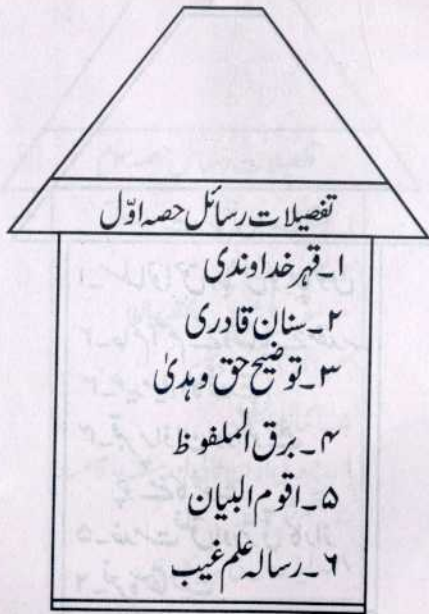
اطیب العلماء حضرت علامہ الشاہ مفتی ابوطاہر
محمد طیب صاحب صدیقی داناپوری علیہ الرحمہ کے
آٹھ اہم ترین رسائل کا مجموعہ بنام

رسائل طیب

حصہ سوم

مرتب ــ محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

تفصیلات رسائل حصہ سوم

۱۔ العضوب السنیہ
۲۔ صمصام المدینہ
۳۔ معراج شریف کا مختصر بیان
۴۔ ڈاڑھی کے احکام
۵۔ اکمال الیقین
۶۔ جمعہ کی اذان ثانی اور مسئلہء اقامت
۷۔ حکم شریعت
۸۔ لیڈروں کی سیاہ کاریاں

اسماء گرامی علمائے پیلی بھیت علیہم الرحمہ

۱۔ مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی
۲۔ سلطان الواعظین مولانا عبد الاحد صاحب
۳۔ ابوالمساکین مولانا ضیاء الدین صاحب
۴۔ شیر بیشہ سنت مولانا حشمت علی خاں صاحب
۵۔ محدث پیلی بھیت مولانا عبدالحق صاحب شمسی
۶۔ مولانا مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب صدیقی
۷۔ مولانا عبداللطیف صاحب سورتی
۸۔ مولانا فضل الصمد مانامیاں صاحب
۹۔ مولانا فضل احمد صوفی
۱۰۔ مولانا قاری احمد صاحب
۱۱۔ مولانا عبدالرحمان صاحب
۱۲۔ مولانا عبدالحیٔ صاحب
۱۳۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۔ مولانا عبدالحنان صاحب
۱۵۔ مولانا عبدالسبحان صاحب
۱۶۔ مولانا عبدالحمید صاحب
۱۷۔ مولانا حبیب الرحمان خاں صاحب
۱۸۔ مولانا وجیہ الدین صاحب
۱۹۔ مولانا قاضی خلیل الدین حسن حافظ
۲۰۔ مولانا قاری غلام محی الدین خاں صاحب خطیب
۲۱۔ مولانا محمد شفیع صاحب بیسل پوری
۲۲۔ مولانا حافظ یعقوب علی خاں صاحب
۲۳۔ مولانا مفتی مشاہد رضا خاں صاحب
۲۴۔ مولانا حکیم خلیل الرحمان خاں صاحب
۲۵۔ مولانا عبید الرحمان خاں صاحب
۲۶۔ مولانا حکیم سعید الرحمان خاں صاحب
۲۷۔ مولانا عتیق احمد صاحب امام جامع مسجد
۲۸۔ مولانا حضر اللہ خاں صاحب
۲۹۔ مولانا محمد جعفر صاحب رضوی
۳۰۔ مولانا ریاض الحسن صاحب
۳۱۔ مولانا غلام خاں صاحب
۳۲۔ مولانا شمس اللہ صاحب انصاری
۳۳۔ مولانا حفیظ الرحمان صاحب
۳۴۔ مولانا محمد احمد صاحب کان پوری
۳۵۔ مولانا کرامت رسول نوری

خراجِ عقیدت

بحضور ضیغم اسلام وسنیت محافظ مسلک اعلیٰ حضرت اطیب العلماء
حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ داناپوری ثم پیلی بھیتی

آپ تھے وہ اک نشان زندگی طیب مِرے — ذات میں تھی کس قدر سنجیدگی طیب مِرے
مسلک احمد رضا پر جان ودل سے تھے فدا — سنیت تم پہ فدایوں بھی ہوئی طیب مِرے
مر کے بھی زندہ ہیں جو قربِ مقامِ خاص میں — عالم وفاضل فقیہ مفتی ولی طیب مِرے
دید کرنے آپکی آتے تھے اربابِ قلم — آپ کے اندر تھی ایسی دلکشی طیب مِرے
عالمان دینِ حق کی ہر مبارک بزم میں — تھی مسلّم برتری جو آپکی طیب مِرے
اعلحضرت کے مشن کو عام کرتے ہی رہے — شخصیت دنیا میں چھائی آپکی طیب مِرے
آپ محبوب نظر تھے مفتی اعظم کے وہ — جس نے دی تمکو خلافت شان کی طیب مِرے
مفتی اجمل کے وہ تلمیذ خصوصی آپ تھے — تم سے پیلی بھیت کی رونق بڑھی طیب مِرے
جاورہ کی سرزمین پر آپ کا مدفن بنا — فیض کا دریا بہاتے ہر گھڑی طیب مِرے
اک نشان راہ منزل مولوی محمود تھے — چل بسی وہ بھی نشانی آپکی طیب مِرے
آپ کی خدمات قلمی عام کرنے کو چلے — حضرتِ عبدالرشید القادری طیب مِرے
ذمہ داری ہے سبھی کی ساتھ ان کا دیجئے — ہوں گے پھر خوش تو بہت ہی واقعی طیب مِرے
آپ کا اختر رضا ہے دید کا خواہاں بہت — خواب میں ہو آپکی جلوہ گری طیب مِرے

نتیجۂ فکر:۔
از: مولانا محمد اختر رضا قادری۔ بہیڑوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

مخلصانہ گزارش

آپ کو یہ جان کر نہایت مسرت وشادمانی ہوگی کہ حضرت علامہ مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب صدیقی قادری داناپوری ثم پیلی بھیتی مفتی جاورہ رتلام ایم پی کے مقالات و بیانات کی پہلی اور دوسری قسط بنام

''مقالات طیب''

اشاعت وطباعت کی تمام تر خصوصیات اور خوبیوں کے ساتھ شائع ہو چکی ہیں۔ مزید مقالات و بیانات اور فتاویٰ کی ترتیب وتدوین نیز تتبع وتلاش جاری ہے لہٰذا حضرت موصوف علیہ الرحمۃ کی کوئی تحریر فتاویٰ وغیرہ کی شکل میں کسی صاحب کے پاس محفوظ ہو تو اس کی اصل یا فوٹو کاپی پہلی فرصت میں ہمارے پتے پر روانہ فرمادیں بڑی مہربانی ہوگی اور دین کی عظیم خدمت۔

نوٹ : حضرت موصوف علیہ الرحمۃ کی سوانح عمری بنام **حیات طیب** بھی زیر ترتیب ہے، اگر حضرت موصوف سے متعارف، آپ کے حالات وواقعات اور حیات وخدمات سے واقف علماء کرام واہل قلم اور دانشوران قوم، موصوف کی زندگی کے کسی بھی گوشے پر اپنی وقیع تحریر ارسال فرمادیں تو ان کے شکریہ کے ساتھ شامل اشاعت کرلیا جائیگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

رابطہ کا پتہ مؤسسہ مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ گلڑیا، سکولہ، پیلی بھیت یوپی

CONTACT OFFICE
MIR-ATUDDAWATIL ISLAMIA
GULARIA SAKOLA, PILIBHIT (U.P.) 262001